© rasailojaraid.com

نہ پہنچ پائیں تو آئین ہی توڑ دیا جائے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر بے نظیر صاحبہ کو اقتدار نہ ملے تو ملک ہی توڑ دیا جائے کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری اور یہی تمنائیں ہندستان امریکہ اور ڈوبتے ہوئے روس کی بھی ہیں۔ بش نے تو عراق کا بھُرکس نکالنے کے بعد واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ "اب دنیا کا جغرافیہ بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے" عراق کے بعد امریکی حرص و آز کی نظریں صرف پاکستان پر مرکوز ہیں بے نظیر امریکہ سے واپس آنے کے بعد اسمبلی میں ادھم مچاتی اور آئین توڑنے کی بات کرتی ہیں کہیں یہ جغرافیائی تبدیلی کی علامت تو نہیں ؟ کہ علامتیں وجود سے پہلے جنم لیتی ہیں اور آج کل کی سیاست تو تمام تر علامتی سیاست ہے "ادھر ہم ادھر تم" بھی علامتی الفاظ تھے جنہوں نے ہمارا جغرافیہ بدل کرر کھ دیا تھا سابقہ علامت کا نمائندہ باپ تھا اور اب بہت سی علامتوں کی نمائندہ اسی عظیم باپ کی عظیم بیٹی ہے۔

وینا حیات

پاکستان جب سے معرضِ وجود میں آیا تب سے آج تک پاکستان کی اے کلاس نے دین کی مخالفت کو اپنا قومی شعار بنایا ہوا ہے اسلامی شعائر کی توہین ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ "پب اور کلب" کی تہذیب کے نمائندے ماڈرن سولائزیشن کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔ پردہ، ایک سے زائد شادیاں، عورت کا گھر میں رہنا، خاوند کی اطاعت، دینی اقدار کا احترام ان کیلئے عذابِ جاں ہے۔ بے پردگی، مخلوط مجالس، سوئمنگ پول کی ممبر شپ، گیمز میں حصہ، کلبوں کی ممبر شپ، آوارہ خرامی اور دیگر جدید اقدار کو اپنانا ان کیلئے راحت جان ہے اس پر مستزاد یہ کہ عورت گاتی ناچتی ہے ثقافتی طائفوں میں بیرون ملک اور اندرون ملک شو آف پرفارمینس کیلئے "شوقیہ" شغل کرتی ہے مردوں سے گھل مل کر سفر کرنے، گپ بازی اور مجلس آرائی کو نسوانی حق سمجھتی ہے ایسا غلیظ اور بدبودار معاشرہ پیدا کرنے والے لوگ اب اس معاشرہ کی گھناؤنی حرکتوں سے گلہ کریں تو کیوں؟ تم نے عورت کے چار مقدس رشتوں، ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کو پامال کیا اور پانچواں رشتہ "دوستی" تخلیق کیا۔ تو اب اس رشتہ کے تخلیق کار چیختے ہیں تو کیوں؟ بڑے صاحب کا جب "شیڈولڈ" پروگرام بنتا ہے تو اس میں عورت کا وجود اس کی محفل کا سرکاری حصہ ہوتا ہے اس حصے پر اگر کوئی جھپٹتا لپکتا ہے تو گلہ کیوں؟ اور فریاد کس سے؟ یہ وہ آموختہ ہے جو آپ کو سننا ہوگا

اجاڑ موسم میں ریت دھرتی پہ فصل بوئی تھی چاندنی کی
اب اسمیں اگنے لگے اندھیرے تو جی میں کیسا ملال رکھنا

یا تو حکمران، سیاستدان اور جاگیر دار سرمایہ دار دین کو قبول کریں اور تمام دینی اقدار کو اپنے اوپر نافذ کریں اگر انہیں یہ منظور نہیں تو پھر وینا حیات کیساتھ زیادتی کوئی انوکھی اور انہونی بات نہیں پاکستان کا مذکورہ طبقہ روزانہ لاکھوں غریب عورتوں کی عزت لوٹتا ہے مگر قانون ٹس سے مس نہیں ہوتا غیرت نام کی کوئی سی شے ان اداروں میں دکھائی نہیں دیتی انصاف نام کو نہیں ملتا۔ ہم خوب سمجھتے ہیں کہ اس حادثہ پر واویلا اور چیخ و پکار کیوں؟ اسکی وجہ صرف اور صرف "کلاس" ہے وینا حیات جس کلاس کی عورت ہے اس کلاس کو تکلیف ہوتی ہے اس کیس نے

© rasailojaraid.com